گندھارا پاکستان میں بدھ مت کی میراث

دیومالائی کردار، جنتیں اور راہب خانے

21 نومبر 2008 سے 15 مارچ 2009 تک

بون کے Kunst- und Ausstellungshalle میں

نو اپریل سے 10 اگست 2009 تک

برلن کے Martin-Gropius-Bau میں

مغربی دنیا میں گندھارا طرز کے بدھ مت کے فن پارے بظاہر بہت کم معروف ہیں لیکن ان کی مغربی میراث کافی زیادہ جانی جاتی ہے۔گندھارا ماضی کے ایک ایسے خطے کا نام ہے جو آج کے دور کے پاکستان اور افغانستان میں شامل علاقے پر محیط تھا۔گندھارا آرٹ خاص طور پر بین الاقوامی سطح پر سرخیوں کا موضوع اس وقت بنا جب مارچ 2001 میں افغانستان کے صوبے بامیان میں طالبان نے مہاتما بدھ کے ان مجسموں کو دھماکہ خیز مواد سے اڑا دیا جو چٹانوں میں کھدائی کر کے بنائے گئے تھے اور دنیا بھر میں مہاتما بدھ کے اپنی نوعیت کے سب سے بڑے مجسمے تھے۔اس نمائش کے ذریعے گندھارا کے اس خطے کی غیر معمولی ثقافتی میراث کو بہت قریب سے دیکھا جا سکتا ہے جو مختلف ثقافتوں کے باہمی میل جول اور نشو ونما کا مرکز بن گیا تھا۔گندھارا کے علاقے میں مختلف ثقافتوں کے آپس میں اس میل جول کی وجہ شاہراہ ریشم کے ساتھ ساتھ مشرقی اور جنوبی ایشیائی خطے کی سلطنت روما کے ساتھ تجارت بھی بنی۔ایک عقیدے کے طور پر بدھ مت کا پھیلاؤ بھی اسی راستے سے ممکن ہوا جس کی ابتداء قدیم ہند سے ہوئی تھی۔اس کے علاوہ سکندر اعظم کی جغرافیائی حوالے سے وسیع تر فتوحات اس امر کا سبب بنیں کہ گندھارا کے علاقے میں یونانی ثقافت کو بھی بہت اثر ورسوخ حاصل ہوا۔یہ نمائش تقریباً 300 ایسے نوادرات پر مشتمل ہے جن میں پتھر سے تراشے گئے شاہکار مجسمے اعلیٰ ترین فنی دستکاری کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔انہی تاریخی نوادرات میں بہت سے قیمتی سکے اور شاندار زیورات بھی شامل ہیں جو شائقین کو گندھارا آرٹ کی ترقی کے پہلی صدی سے لے کر پانچویں صدی عیسوی تک پھیلے ہوئے دور میں واپس لے جاتے ہیں۔تکنیکی حوالے سے اس نمائش کی تیاری میں آخن کی ٹیکنیکل یونیورسٹی کے شعبہ انفارمیشن ٹیکنالوجی اور ٹیلی کمیونی کیشن کے ماہرین کا کردار بھی بہت نمایاں رہا جس کے باعث سیر بینوں کے لئے ان بیش قیمت باقیات کو دیکھنا اور ان سے لطف اندوز ہونا واقعی ایک منفرد فکری اور بصری تجربہ بن جاتا ہے۔نمائش میں شامل نوادرات کی دریافت کے مقامات کو کمپیوٹر پروجیکشن کے ذریعے جدید ترین تھری ڈی شکل میں دیکھا جا سکتا ہے اور نمائش کے اسی ملٹی میڈیا حصے میں بامیان میں مہاتما بدھ کے وہ تباہ شدہ مجسمے بھی نظر آتے ہیں جنہیں ان کی تباہی کے کئی سال بعد کمپیوٹر پر ڈیجیٹل ری کنسٹرکشن کے ذریعے دیکھا جا سکتا ہے۔